آنکھ دیکھی حقیقتیں

توحید ○ رسالت ○ آخرت

کوثر نیازی

1959ء

ناشر از

آئینۂ ادب۔ چوک مینار۔ انارکلی۔ لاہور

ٹھہرایا گیا۔ اس پر سالانہ دس لاکھ پونڈ سے زیادہ خرچ کیا گیا مگر نتیجہ ڈھاک کے تین پات رہا۔ اور اب کے اسی مجلس کی ارکان قوموں نے باہمد گر جنگ لڑی، جو پہلی جنگ سے بھی کئی سو گنا زیادہ مہلک اور ہولناک تھی اور یوں لیگ آف نیشنز کا خاتمہ ہو گیا، جنگِ عظیم کے بعد ۵۹ قوموں نے مل کر پھر سے "یونائیٹڈ نیشنز" کے نام سے ایک اور تنظیم قائم کی۔ اس کے لئے عالیشان دفاتر تعمیر کئے گئے مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دنیا کو اندازہ ہو گیا کہ یہ تنظیم بھی ہمارے دکھوں کی دوا نہیں بن سکتی چنانچہ آج پھر ——— دنیا تیسری جنگ کے نعروں سے گونج رہی ہے۔

کاش! انسانیت کو کوئی بتا سکتا کہ اس کے غموں کا مداوا نہ لیگ آف نیشنز کے پاس ہے اور نہ یونائیٹڈ نیشنز کے پاس اس کی ساری مصیبتوں کا واحد علاج یہ ہے کہ دلوں میں خوفِ آخرت پیدا کیا جائے، یہ چیز حاصل ہو گئی تو دنیا امن اور راحت کا گہوارہ بن جائے گی۔!!

دنیا و آخرت

دنیا و آخرت کے باہمی تعلقات کے بارے میں ہمارا نقطۂ نظر کیا ہونا چاہیئے؟

Marfat.com

لوگ انسانی زندگی کے بعض دوسرے مسائل کی طرح اس اہم معاملہ میں بھی افراط و تفریط کے شکار ہیں، کچھ وہ ہیں جو دنیا اور متاعِ دنیا کو نجس و ناپاک سمجھ کر اس سے کنارکشی اختیار کرنا ضروری سمجھتے ہیں ان کے نزدیک اُخروی نجات کا واحد رستہ یہی یہ ہے کہ آدمی لذائذ دنیا کا تارک ہو جائے اور کچھ وہ ہیں جو اسلام اور دنیا داری کو ہم معنی قرار دیتے دیتے دنیا پرستی کی سرحد پر جا پہنچے ہیں۔ بنظرِ انصاف دیکھا جائے تو یہ دونوں زاویہ ہائے نگاہ "دنیا و آخرت" سے متعلق اسلامی نظریہ کی صحیح ترجمانی نہیں کرتے۔

اگر کاروبارِ دنیا سے رُوگردانی ضروری ہوتی اور انسانی زندگی کے سارے مشاغل شیطانی ہوتے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مسلمانوں پر کسبِ معاش کو فرض قرار نہ دیتے مشہور حدیث ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، طلب الحلالِ فریضۃ بعد الفریضہ، فرائض اسلامی کی بجا آوری کے بعد رزق حلال کی طلب و جستجو فرض سنت اور واجب بھی نہیں کہا، رزقِ حلال کے حصول کی کوششوں کو فرض قرار دیا، ایک اور جگہ فرمایا "افضل الاعمال الکسب من الحلال" نیک اعمال میں سے سب سے زیادہ اچھی نیکی حلال روزی کمانا ہے "غ کیجئے، بات "فرض" ہونے سے بھی کچھ اور آگے چلی گئی۔ رزق حلال کے لئے کو ہونا دوسرے تمام اعمال سے زیادہ اہم بنا دیا گیا — تاجر سے زیادہ دنیا دار

ہوگا کہ اسے دن رات روپے پیسے سے واسطہ رہتا ہے لیکن ذرا غور سے سُنئے دنیا کے سب سے بڑے زاہد اور عابد کا ارشاد ہے۔ التّاجرُ الصدوق الامین مع النبیّین والصدّیقین والشھداءِ۔ سچّا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ ارشاداتِ رسول کے بعد اب ذرا صحابہ کے عمل کو دیکھئے۔ ان سے بڑھ کر زہد اور ایثار کی دولت سے کون مالا مال ہوگا؟ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے بعض بڑی بڑی شخصیتیں سروسامانِ دنیا کے لحاظ سے بھی بہت نمایاں مقام رکھتی ہیں حضرتِ عثمان کا نام تو اس معاملے میں اتنا مشہور ہے کہ "غنی" کا لفظ مستقلاً ان کے نام کا جزبن چکا ہے حضرتِ عبدالرحمٰن ابن عوف اپنی زندگی میں جتنے کچھ صاحبِ ثروت تھے، اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ وہ فوت ہوئے تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کے ترکے میں سے ہر بدری صحابی کو چار چار سو دینار دیئے جائیں۔ حضرتِ زبیر رضؓ اتنے مالدار تھے کہ انہوں نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار درہم میں مول لی تھی اور یہی زمین جب حضرت عبداللہ ابنِ زبیر رضؓ نے اس عہدِ سعادت میں کسی اور کے ہاتھ فروخت کی تو اس کے انہیں سولہ لاکھ درہم موصول ہوئے (بخاری)

حضرتِ علامہ ابنِ عبدالبر رح نے اپنی مشہور کتاب جامع بیان العلم وفضلہٖ میں

Marfat.com

صحابہ اور تابعین کے متعدد اقوال نقل کئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کے نزدیک اُس روپے پیسے کی کتنی اہمیت تھی جسے ہمارے ہاں کے انتہا پسند "شجرِ ممنوع" سمجھے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کعبؓ کے حوالے سے لکھا ہے کہ انہی حضرت زبیرؓ کے پاس ایک ہزار غلام تھے جو انہیں خراج دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ ابنِ مسعودؓ کے پاس وفات کے بعد ستر ہزار درہم تھے۔ حضرت سعید بن مسیبؒ کہا کرتے تھے۔

"بخدا وہ آدمی کسی کام کا نہیں جو اپنی آبرو بچاتے اور امانت پوری کرنے کے خیال سے مال جمع نہیں کرتا۔"

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا:۔

"میرے پاس کوہِ احد کے برابر بھی سونا ہو اور اس کی زکوٰۃ دیتا رہوں، تو اس سے مجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔" (باب طلب علم اور کسب مال)

کچھ لوگوں کے نزدیک لذائذِ دنیا کو ترک کئے بغیر مراتبِ عالیہ حاصل نہیں ہوتے مگر جب ہم بعض مشہور زہاد کی خوش پوشاکی اور خوش خوراکی دیکھتے ہیں تو ان کی یہ بات ہمیں ایک ذہنی مغالطہ معلوم ہوتی ہے۔ وہی امام نسائی رحؒ جن کی ریاضت و عبادت ایک مشہور عوام بات کا درجہ رکھتی ہے ذہبی نے اپنے تذکرہ میں انہی کے متعلق لکھا

ہے کہ وہ

کھانے میں زیادہ تر بڑے قد والے مرغ کو پسند کرتے تھے جو خاص کر ان کے لئے خریدے جاتے تھے اور ان کو ذبح کر کے خوب فربہ کر لیا جاتا تھا۔"

خواجہ حسن بصری جن کے خوف آخرت کا ذکر ہو چکا لطیف نداؤں کے اتنے شوقین تھے کہ ان کے متعلق طبقات ابن سعد میں آیا ہے کہ

"حسن بصری کے شوربے سے زیادہ خوشگوار خوشبو میں نے کسی دوسرے آدمی کے شوربے میں نہیں دیکھی۔"

حضرت امام مالک رح کے متعلق آیا ہے کہ

"آپ ہمیشہ قیمتی لباس زیب تن فرماتے اور عطر اور خوشبو میں ڈوبے رہتے آپ گوشت کے بغیر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے اور اپنے اس ذوق پر اتنے قائم تھے کہ کسی دن اگر گوشت کے لئے پیسے نہ ہوتے اور اس کے گھر کی کوئی چیز بیچنی پڑتی تو اس سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔" (المیزان المذہب ص ۱۹)

لہ تفصیلات کے ملاحظہ ہو تاریخ تدوین حدیث ص ۱۷۵ تا ۱۷۷)

بات کچھ زیادہ طویل ہوگئی لیکن کیا کیا جائے کہ دنیا اور متاعِ دنیا کے بارے میں ذہنوں میں غلط فہمیوں کی جو تہیں جم چکی ہیں ان کے ہوتے ہوئے یہ طوالت کچھ ناگزیر بھی ہے بہرحال ان چند مثالوں سے یہ بات صاف ہوگئی کہ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب کسی صورت میں بھی ترکِ دنیا نہیں ہوسکتا۔

آیئے ؟اب ذرا دوسرے نقطۂ نظر کا جائزہ لیں۔ کہا یہ جاتا ہے کہ مادّی ترقی اور دنیاوی خوشحالی ہی دراصل اسلام کا مقصود و مطلوب ہے اور جو لوگ بات بات پر آخرت کے حوالے دے کر کاروبارِ دنیا میں قوم کے غیر معمولی شغف کو روکنا چاہتے ہیں وہ غلطی کر رہے ہیں ہم اس مسئلے پر بھی قرآن و حدیث سے محاکمہ کریں گے۔

آیاتِ ذیل میں دنیا و آخرت کا تقابل ملاحظہ ہو۔

"اے پیغمبر آپ ان لوگوں کو بتلا دیجئے کہ دنیا کا سرمایہ تو بہت ہی قلیل ہے۔ اور آخرت بہتر ہے پرہیزگاروں کے لئے" (النساء ع۔۱۱)

مزید فرمایا:۔

"یہ دنیا کی زندگی تو بس چند روزہ استعمال کے لئے ہے اور آخرت ہی اصل رہنے کی جگہ ہے (المؤمن ع۔۵)

ایک اور جگہ ارشاد ہوا :۔

"اور دنیا کی زندگانی کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ بس کھیل تماشا ہے اور آخرت کا گھر ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگاری کے ساتھ زندگی گذارتے ہیں"۔ (الانعام ۔ع ۔۴)

احادیث کو دیکھا جائے تو ان میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف پیرایوں سے دنیا اور طالبانِ دنیا کی مذمت فرمائی ہے۔

"حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندۂ دینار خدا کی رحمت سے محروم ہوا اور بندۂ درہم خدا کی رحمت سے دور رہے" (ترمذی)

ایک اور حدیث میں کعب بن عیاض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ہر امت کے لئے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری اُمت کی خاص آزمائش مال ہے"۔ (ترمذی)

بخاری اور مسلم میں حضرت عمرو ابن عوفؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم پر فقر و ناداری آنے سے

Marfat.com

نہیں ڈرتا لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر ضرور ہے کہ دنیا
تم پر زیادہ وسیع کر دی جائے، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر وسیع
کی گئی تھی، پھر تم اس بات کو بہت زیادہ چاہنے لگو، جیسے کہ
انہوں نے اس کو بہت زیادہ چاہا تھا (اور اس کے دیوانے اور
متوالے ہو گئے تھے) اور پھر وہ تم کو برباد کر دے، جیسے کہ اس
نے اگلوں کو برباد کیا۔"

ان چند حوالوں سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ جہاں اسلام نے کسب
حلال کو بڑی فضیلت دی ہے وہاں مادہ پرستی اور حرصِ دنیا کو بھی ملعون و ممنوع
ٹھہرایا ہے وہ یہ نہیں چاہتا کہ اسکے ماننے والے بندۂ درہم و دینار بن کر رہ جائیں
اور ان پر دن رات پیسے کی فکر اتنی غالب آجائے کہ وہ آخرت کو پسِ پشت ڈال دیں
بادی النظر میں یہ دونوں قسم کے حوالہ جات باہمدگر متناقض نظر آتے ہیں
لیکن غور کیا جائے تو آدمی ان سے بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ اسلام "دنیا داری"
سے نہیں روکتا بلکہ امورِ دنیا کو احسن طریقہ پر انجام دینے کی تلقین کرتا ہے اگر
کے ساتھ ساتھ وہ اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ انسان ہر جائز و ناجائز ذریعے
سے "زر اندوزی" پر کمر باندھ لے، اس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اگر آپ اس کی

Marfat.com

حدود میں رہ کر دنیا کے کام کرتے ہیں تو وہ عین دین بن جاتے ہیں، اور ان
روگردانی کرتے ہیں تو آپ "اخوان الشیاطین" کی صف میں کھڑے ہونے کے
ہیں۔

پس نکتۂ اعتدال یہ ہے کہ آپ جائز اور حلال رستوں سے دنیا کی نعمتوں
لطف اندوز ہوں، ان کے حصول کے لئے کوشاں ہوں لیکن ان کی محبت
اتنے سرمست نہ ہو جائیں کہ آپ کے دل سے آخرت کا خیال ہی نکل جائے
جیسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کتنی پتے کی بات فرما گئے ہیں

"دنیا ہاتھ میں رکھنے کی چیز ہے، جیب میں رکھنے کی چیز ہے
لیکن دل میں رکھنے کی چیز نہیں"

○

کتابیات

اس سلسلۂ مضامین کی ترتیب میں یوں تو میں نے بے شمار کتابوں سے استفادہ
ہے لیکن اصلاً جو کتابیں اس سلسلے میں میری راہنما رہی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تفہیم القرآن — مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
۲۔ تفسیر حقانی — مولانا عبدالحق محدث دہلوی

Marfat.com

۳۔ تفسیرِ ماجدی	مولانا عبدالماجد دریابادی
۴۔ ترجمان السنّہ	مولانا بدر عالم میرٹھی
(ہر سہ حصّے)	
۵۔ حجّۃ اللہ البالغہ	شاہ ولی اللہ دہلوی رح
(حصّہ اول)	
۶۔ کیمیائے سعادت	امام غزالی رح
۷۔ الانتباہات المفیدہ	مولانا اشرف علی تھانوی رح
۸۔ الکلام	مولانا شبلی رح نعمانی
۹۔ الکلام	مولانا ادریس کاندھلوی
۱۰۔ اسلامی تہذیب کے اصول ومبادی	مولانا مودودی
۱۱۔ اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی	(اقبال رح)
۱۲۔ مکتوباتِ مجدّد الف ثانی	حضرتِ مجدّد رح

○

کتبہ درویش گکھڑوی

Marfat.com

آنکھوں دیکھی خفقان

توحید ○ رسالت ○ آخرت

کوثر نیازی

۱۹۵۹ء

ناشر از

مکتبۂ ادب۔ چوک مینار۔ انارکلی لاہور

Marfat.com